# اکیسویں صدی میں ہندوستان کے غیر مسلم اردو غزل گوشعراء: ایک اجمالی جائزہ

کلیدی الفاظ: مُسَلَّم # آبیاری # جاودانی # آبرو # پروان # کافر # بے تکلف

عصمت خاتون
رِسرچ اسکالر، پاٹلی پترا یونیورسٹی، پٹنہ

**Abstract** on "'Non-Muslims Urdu Ghazal poets of India in the 21st century:An Overview" Urdu poetry,especially Ghazal poetry,has accepted so much change

at the thematic level that even its popular definition has become doubtful,raised questions on quality and style.Despite this,Urdu Ghazal has maintaned its identity in every situation.along with the changing times the popularity of Urdu Ghazal has increased determined.Tried to embrace the cycles of time and time.after stepping into the 21st century,Urdu Ghazal faced many challenges.The events and accidents happening at the global level and the politicial and social issuees.The changes have changed people"s behaviour and even thoughts and ideas.The historical contunity of the Indian nation has also been very important in the difinition of Indian nation hood.People of different races live in India,diffirent religions and beliefs are part

of the colorful life here.Linguistic regions are formed on the basis of slightly different languages,but despite this diversity,India always had a bisic unity.a resident of any region of India,wherver he is ,calls himself India.i belive that at some point n history,an Indian would have felt a sense of unity in any region of India and alienation in any other country.

In fact ,this inner felling and thiis concept of psychological and emotional harmony constitutes nationality and help to keep a nation united.To maintain the concept of a unified nation,there is a need for a language that the entire nation can understand,speak and read.along with the arrival of the Muslims,Arabic and persian languagesalso came the India and with yhe power of the Muslims,Persian took the place of Sanskrit in the courts,but the need for such a language intensified to established a relationship between the common Indian and the goverment of the time.It was felt that it would be helpful in the formation of a common nationality and thus a beautyful,soft and sweet languages like Urdu came into existence.It may be the reason for the birth of Urdu and its originator were Muslims ,but two centuries of urdu scenes which are among the first

rank of Urdu heroes and servants and are non-Muslims .Even if a list o f such names is compiled ,it will reuire an office.Given my limited study,I cannot cover or recall all of them in this short eassy.My purpose is be it Urdu poetry or prose,elegance or speech,criticism or research,drama or reportage,the services of non-Muslims intellectuals have beeen receiving Urdu language and literature on every front,Munshi Noel Kishore,Pandit Daya Shankar Naseem,Pandit Brij Narayan Chakbast,Prem Chand,Ram Prasad Bismil,Maharaja Kishan Chand,Taluk Chand,as well as thousands of non-Muslims intellectuals devoted their blood and heart in the cultivation of chaman Urdu.even after independence,Raghupati Sahai Fraq Gorakhpuri,Kanwar Mahendra Singh Bedi Sahar,Rajendra Singh Bedi,Gopichand Narang,Jogendra Pal,Surendra Prakash,Krishn Chandra,Balraj Meza,Ramanand Sagar,Balraj Komal,Pandit Brij Narayan DattatreyaKeefe,Khushtar Grami,allama Sehar Ishqabadi,Dr.Om Parkash Zaar Allami,Basheshwar parshad Manwar,Bhagwan Das Shola,Amar Chand Qais Jalandhri,Abul Fasahat,Pandit Labhuram Josh Malsiani,Pandit Balmukund Arsh Malsiani,Ranbir Singh,Naveen

Chawla,Fikar Tunsvi,K.Amarinder,Jagannath Azad,Sahir Hoshyarpuri,Rishi Patyalvi,Satyanand Shakir, Krishna Kumari Shabnam, S.R. Ratan, Sudarshan Kaushal,Naresh Chandra Sathi,Prem Alam and Suresh Chand Shawk etc.are the names that shinedon the horizon of Urdu as sun and moon and with their light the world of Urdu became radiant.Most of those whose personality and art do not need any introduction and are not well known and anonymous,not only hold an important position in Urdu literature,but also have a key position.His art has been discussed at various times and the Indian nation has paid tribute to him.

But there is also a list of non -Muslims Ghazal poets,whose art was never discussed in a special way,nor were they given tribute according t their status.So far,he has not gained any important position in the urdu world.the focus of my articles"Non-Muslim Urdu Ghazal poets of India in the 21st Century:An Overview" is these gentelman.

اردو غزل کی تاریخ میں ہندوستان کے غیر مسلم غزل گو شعراء کی ایک لمبی فہرست ہے جس میں منشی ہر گوپال تفتہ، پنڈت دیا سنکر نسیم، پنڈت لبھو رام جوش ملیانی، بشیشور پرشاد منور لکھنوی، شام موہن لال جگر بریلوی، بال مکند عرش ملیانی، منشی نوبت رائے نظر لکھنوی، منشی دوارکا پرشاد افق لکھنوی، درگا سہائے سرور جہاں

آبادی، جگت موہن لال رواں، پنڈت برج نرائن چکبست، ہری چند اختر، جگن ناتھ آزاد، پنڈت آنند موہن زتشی گلزار دہلوی ، اوپیندر ناتھ اشک موتی، چاند بہاری لال صبا، رام رتن مضطر، پنڈت آنند نرائن ملّا، امر ناتھ قیس جالندھری، پریم لال شفا دہلوی، رام پرکاس ساحر ہوشیار پوری، ڈاکٹر منوہر سہائے انور، بنواری لال نسیم، ٹھاکر داس الفت، رام کرشن تمنّا انبالوی، پنڈت خوشدل سردار سادھو سنگھ ہمدرد، دوارکا داس شعلہ، کنور مہندر سنگھ بیدی سحر، منوہر لال دل، تلوک چند محروم، کالی داس گپتا رضا، فراق گورکھپوری ایسے سینکڑوں نام ہیں جنہوں نے اردو اور اردو غزل دونوں کی آبیاری کی، اسے اپنے خون جگر سے سینچا اور اسے جاودانی بخشی۔

جب بھی اردو ادب کی تاریخ لکھی جاے گی تو ان ناموں کے بغیر پایہ تکمیل تک نہں پہنچ سکتی۔ صدیوں کی طرح آج بھی اردو اور اردو غزل سے محبت کرنے والوں کی کمی نہیں بلکہ یوں کہا جاے کہ محبت دن بہ دن اور پروان چڑھتی ہے۔ ایک زمانہ تھا جب لوگوں نے غزل کے خلاف آواز بلند کی، کسی نے اسے نیم وحشی کہا تو کسی نے کافر اور کسی نے یہ بھی کہ ڈالا کہ اس کی گردن بے تکلف اُڑا دینی چاہیے۔ باوجود اس کے بقول راشد احمد صدیقی 'غزل اردو شاعری کی آبرو ہے' یہ بات آج بھی مُسَلَّم ہے اور کل بھی رہے گی۔ اردو زبان کے ساتھ سب سے بڑا المیہ یہ ہوا کہ نفرت کی سیاست کرنے والوں نے اسے مذہب کے ساتھ جوڑ دیا اور اسے اپنے ہی ہم وطنوں نے اسے پرایہ بنا دیا۔ تاریخ گواہ ہے کی اردو کا پرانہ نام ہندوی اور ہندی بھی ہے مگر ستم ظریفی یہ ہے کہ آج ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو اسے غیر ملکی اور خالص مسلمانوں کی زبان سے اسے موسوم کرتا ہے۔ زبان کسی مذہب کا نہیں ہوتا، جو جس زبان کو پڑھتا ہے، لکھتا ہے سمجھتا ہے وہ زبان اس کی ہو جاتی ہے۔ دنیا میں سینکڑوں زبانیں بولی جاتی ہیں مگر اردو زبان کی خوشنصیبی یہ ہے کی اس میں جتنی فصاحت ہے وہ اور کسی زبان میں نہیں۔ اردو دراصل ایک تہذیب ہی نہیں ایک پہچان بھی ہے۔ بقول منور عثمانی صاحب

جہاں جہاں کوئی اردو زبان بولتا ہے
وہاں وہاں میرا ہندوستاں بولتا ہے

اکیسویں صدی میں جب ہم اردو اور اردو غزل کا مطالعہ کرتے ہیں تو ایک واضح ہو جاتی ہے کہ بعد مخالفت اور نفرت کے باوجود آج بھی یہ گلشن آباد ہے اور ہندوستان کی مسترکہ تہذیب میں اردو غزل رچی بسی ہوئی ہے۔ پی۔ پی۔ سریواستو رند بھٹکتی فکر کو سہرا سناش کرتے ہوئے

شناخت ہم نے بنائی مگر بکھرتے ہوئے

عاشق اردو پی۔پی سریواستو کا تعلق فتح گڑھ،ضلع فرخ آباد سے ہے۔آپ کی ولادت ۱۲ رجون ۱۹۳۳ء کو ہوئی۔آپ کا تخلص رؔند ہے۔پیشہ کے اعتبار سے آپ سرکاری افسر(مرکزی سرکار) رہ چکے ہیں۔رؔند صاحب کی زندگی کے سفر میں غزل ہمیشہ ان کی ہمسفر رہی،آپ کی ادبی خدمات کے لیے کئی بڑے ادارے سے آپ کو کئی اعزازات سے نوازا بھی گیا ہے جن میں امتیاز میر٭ تہذیب غزل ایوارڈ٭مولانا محمد علی جوہر اعزاز٭ساہیتہ سرجن ایوارڈ٭سرکھ سنگھ ایوارڈ٭نرالا سچائی ایوارڈ٭نورتن ایوارڈ نوئیڈا٭دہلی اردو اکادمی ایوارڈ(برائے شاعری) ۲۰۰۷ء ۱۰٭میر خسرو ایوارڈ شامل ہیں۔رؔند ساحب بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں۔اکیسویں صدی میں آپ کی غزلوں کے کئی مجموعہ کلام منظرعام پر آئے اور خاص وعام میں مقبول ہوئے،جن میں طنا میں دھوپ کی'(۲۰۰۳ء)'جاگتی تنہائیاں'(۲۰۰۵ء)' آوارہ لمحے'(۲۰۰۷ء)'امسال'(۲۰۰۸ء)'ضرب انا' (۲۰۱۰ء)'بجھتے لمحوں کا دھواں'(۲۰۱۲ء)°'قندیل ابھی روشن ہے'(۲۰۱۴ء)'ریت دریا اورشراب'(۲۰۱۸ء) شامل ہیں۔

سراؔج دہلوی

میری پہچان یہی ہے کہ نہیں ہے پہچان
میرے اشعار ہی کرائیں گے تعارف میرا

خادم اردو سراؔج دہلوی جنکا حقیقی نام اوم پرکاش اگروال ہے۔تاریخ ولادت ارجون ۱۹۴۳ء اور جائے ولادت کلکتہ ہے آبائی وطن کیرو،ضلع بھیوانی،ہریانہ ہے۔آپ کے والد کا نام سورگ باسی گوپی رام اگروال اور والدہ کا نام پ شریمتی درگا دیوی اگروال ہے۔سراؔج صاحب نے بی۔کام اور ایل۔ایل۔بی کی تعلیم کلکتہ یونیورسٹی سے مکمل کی۔آپ کا پیشہ تجارت ہے۔آج آپ کی شناخت ایک شاعر کی حیثیت سے ہے۔آپ کی ادبی خدمات کے لے آپ کو حسرت موہانی ایوارڈ (۲۰۱۳ء)

فراق گورکھ پوری ایوارڈ(۲۰۱۴ء) شاد عظیم آبادی ایوارڈ(۲۰۱۴ء) اور پرواز سخن (۲۰۱۵ء) سے سرفراز کیا جا چکا ہے۔

آپ کی شاعری میں ہردل عزیز شاعر منور رانا کے اشرات پائے جاتے ہیں جس طرح منور رانا نے ماں جیسی مقدس ہستی کے حوالے سے شاعری کی ہے،آپ نے بھی اس کی

عمدہ مثال اپنے مجموعہ کلام 'دیا ساگر' (۲۰۱۲ء) جن میں غزلیں اور نظمیں شامل ہیں پیش کیا ہے۔اس کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

محترم کس قدر لفظ ماں ہے
پیار کا قلزم بے کراں ہے
ماں کے بنا چین آئے بھی کیوں کر
ماں کا بدلہ نہ کوئی یہاں ہے
ہر قدم ہے بھٹکنے کا خدشہ
راہ بر ماں کے جیسا کہاں ہے
سب سے بہتر ماں کا تحفظ
ماں کا آنچل مرا سائباں ہے
ماں کی آغوش میں ہے جو راحت
ایسی راحت جہاں میں کہاں ہے

اکیسویں صدی کی دوسری دہائی میں آپ کے کئی مجموعہ کلام جو غزلوں پر مشتمل ہے منظرِ عام پر آئے، جن میں 'چاندنی سہمی ہوئی' (۲۰۱۲ء) 'دل کے صنم کدے میں' (۲۰۱۲ء) 'جہان عشق' (۲۰۱۲ء) شامل ہیں۔منیش شکلا

بات کرنے کا حسیں طور طریقہ سیکھا
ہم نے اردو کے بہانے سے سلیقہ سیکھا

ریاست اُتر پردیش سے تعلق رکھنے والے منیش شکلا اکیسویں صدی میں اردو شاعری کی دنیا کا ایک مشہور و معروف نام ہے۔آپ کی ولادت ۲۴ /اپریل ۱۹۷۱ء کو سیتا پور میں ہوئی۔آپ پیشہ کے اعتبار سول سروس افسر ہیں اور اس وقت انشورنس آف انطظامیہ کے ڈائریکٹر ہیں۔منیش شکلا کے دو شعری مجموعے منظرِ عام پر آچکے ہیں۔پہلا سے 'خواب پتھر ہو گئے' (۲۰۱۰ء) دوسرا 'روشنی جاری کرو' (۲۰۱۷ء)۔منیش شکلا بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں۔منیش شکلا کو ایک شاعر کی حیثیت سے کئی اعزازات سے نوازا جا چکا ہے جن میں شاقب ایوارڈ (۲۰۱۴ء) نسیم احمد صدیقی ایوارڈ (۲۰۱۵ء) اتر پردیش ہندی ادارہ لکھنؤ، اردو اکیڈمی اتر پردیش ایوارڈ، فراق گورکھپوری ایوارڈ وغیرہ شامل ہیں۔وشال کھلّر

گرنتھ اک پریم کا پڑھا مجھ کو

اور کتابوں کا گیان رہنے دے

وشال کھُلّر کا تعلق سرزمین پنجاب سے ہے آپ کی ولادت ۱۶ ر ستمبر ۱۹۸۰ء کو چنڈی گڑھ میں ہوئی۔آپ کی تعلیمی لیاقت زراعتی اقتصادیات میں ایم۔ایس۔سی ہے اور جامعہ ملیہ اسلامیہ اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان سے سرٹفکیفکٹ اور ڈپلومہ کے کورسیز اردو زبان میں حاصل کیے۔آپ پیشے کے اعتبار سے پنجاب زراعتی یونیورسٹی لدھیانہ میں بزنس منیجر ہی عہدہ پر فائز ہیں۔وشال صاحب نے اردو اور انگریزی زبان کے شاعر اور ادیب عزیز پریہار کو اپنا استاد تسلیم کیا ہے۔آپ کے تین شعری مجموئے منظرِعام پر آچکے ہیں۔جن میں پہلا

'دھند میں اماں' (۲۰۱۱ء) اس مجموعہ کلام پر آپ کو ساہتیہ اکاڈمی ایوارڈ (۲۰۱۱ء ) سے نوازا جاچکا ہے۔دوسرا 'خواب پلکوں میں' (۲۰۱۷ء) 'اور تیسرا 'یوں ہی چاند کھلا کرتا ہے' (۲۰۲۲ء) شامل ہیں۔

روپ نرائن چاندانہ روپؔ

پیار ہے رب کی عبادت، پیار انساں سے کریں

نفرتوں کے بیج ہم دل میں اگا سکتے نہیں

قومی یکجہتی کے علمبردار روپؔ صاحب کی ولادت ۱۷ ر نومبر ۱۹۳۳ء ملتان میں ہوئی ۔آپ نے بی۔اے کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ملازمت میں وآگئے۔آپ پیشہ کے اعتبار سے سرکاری افسر رہ چکے ہیں۔اردو زبان سے محبت ہونے کے باعث آپ نے ملازمت کے دوران ہی اردو زبان میں ایم۔اے کی صند حاصل کی۔روپؔ صاحب اردو دینا اور ہندی جگت دونوں جگہ ایک شاعر اور ادیب کی حیثیت سے مشہور رہیں۔

روپؔ صاحب بنیادی طور پر اردو غزل کے شاعر ہیں۔اکیسویں صدی کی دوسری دہائی میں آپ کے تین شعری مجموئے منظرِعام پر آ چکے ہیں۔جن میں سے 'رنگِ تخیل' (۲۰۱۳ء) 'اور یہ تنہائیاں' (۲۰۱۴ء) 'قوس قزح' (۲۰۱۷ء) 'مہکتے گل' (۲۰۲۲ء) شامل ہیں۔

پروین کمار اشکؔ

مرے خدا تیری مخلوق سب سلامت ہو

دعا یہ مانگوں جب اخبار سامنے آئے

پروین کمار اردو شاعری کی دنیا کا ایک مشہور اور معروف نام ہے۔آپ کا تخلص

اشکؔ ہے۔تاریخ ولادت ۱رنومبر ۱۹۵۱ء اور جائے ولادت لدھیانہ، پنجاب ہے۔ اشکؔ صاحب ایک سیکولرمزاج کے شاعر ہیں۔قومی یکجہتی کے علمبردار اور ایک حسّاس دل کے مالک ہیں۔آپ کی شاعری میں آپ کی شخصیت کا ائینہ ہے۔آپ کی شاعری میں انسان دوستی کا تقاضہ ہر جگہ جابجا دیکھنے کوملتا ہےاوراس کی عمدہ مثال آپ کی تصنیف ’دعا زمین‘ ہے جو غزلوں پر مشتمل ہے اور(۲۰۰۹ء) میں منظرِ عام پر آئی۔اشک صاحب کوانکی عمدہ شاعری کے لیے کئی اعزازات سے بھی نوازا گیا جن میں شہنشاہِ غزل ایوارڈ٠فراق گورکھپوری ایوارڈ٠غزل ہیرو ایوارڈ٠غزل بھاسکرایوارڈ٠بہاراردو اکاڈمی ایوارڈ اورمحکمہ السنہ پنجاب کا ادبی ایوارڈ شامل ہے۔اوم پربھاکر

خاک ہی خاک ہوں مگر چھو مت
عشق کا ہے ابھی شرر باقی

اوم پربھاکر کا اصل نام اوم نارائن اوستھی ہے۔آپ کی تاریخ ولادت ۱۵راگست ۱۹۴۱ء ہے۔اوم پربھاکر صاحب کو ہندی سے الفت اور اردو سے محبت ہے۔آپ ہندی جگت کا ایک مشہور نام ہے۔آپ پروفیسر، صدر شعبہ ہندی پوسٹ گریجویٹ کالج ریسرچ سینٹر بھنڈاور ڈین آف فیکلٹی آف آرٹس جیواجی یونیورسٹی گوالیار کےممتاز عہدوں سےسبکدوش ہوئے۔آپ قلم کےدھنی ہیں۔آپ نے ہندی جگت کے ساتھ ساتھ اردو دنیا میں بھی اپنا مقام بنایاہے۔غزلوں پر مشتمل آپ کی تصنیف ’تنکے میں آشیانہ‘ (۲۰۰۷ء) میں شب خون کتاب گھر آلہ آباد سےشائع ہوئی۔

اکیسویں صدی میں اردوغزل کی دنیامیں اپنی پہچان بنانے والوں میں، اردو کی ادبی خدمات میں اپنا یوگدان دینے والوں میں کچھ نام ایسے ہیں جن کے ذکر کے بگ بغیر یہ مضمون نامکمل رہ جائے گا جن میں راجیش آنند اسیرؔ جنکا تعلق پنجاب سے ہے آپ کا شعری مجموعہ ’رو بہ رو‘ (۲۰۰۵ء) میں شائع ہوا، سریندر سجرؔ کی غزلوں کا مجموعہ ’ریت کی دیوار‘ (۲۰۰۵ء) ، رازدان رازؔ جنکا اصل نام ہری کرشن رازدان رازؔ ہے آپ کے دو شعری مجموئے منظرِعام پر آے جن میں ’دل سے اُٹھتا دھواں‘ (۲۰۰۹ء) ’ہرلمحہ اوٗر‘ (۲۰۰۹ء) وی سدھاکرراوٗ جن کا تعلق حیدرآباد سے ہے آپ کا شعری مجموعہ ’اپنی ہی کوکھ سے‘ (۲۰۰۴ء) میں شائع ہوا، پریم بھنڈاری جنکا تعلق ہندوستان کی ریاست راجستھان سے ہےآپ کا شعری مجموعہ ’خوشبورنگ صدا کے

سنگ‘(۲۰۰۳ء) میں شائع ہوا،حنانہ برجیش جنکا تعلق ہندوستان کی خوبصورت سرزمین کشمیر سے ہے،آپ کی غزلوں کا پہلا مجموعہ’خوشبوؤں کی بادی سے‘(۲۰۰۴ء) میں ساہتیہ اکادمی سے شائع ہوا،آدرش دوبے نئی نسل کے شاعرہیں آپ کا شعری مجموعہ’ غزل کا آنگن‘(۲۰۲۲ء) راجش ریڈی کا شعری مجموعہ ’وجود‘(۲۰۱۱ء) پرمودلال یکؔتا اردو کے ایک عاشق صادق کا نام ہے۔آپ بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں۔کا شعری مجموعہ’ یوں ہے‘( ۲۰۱۶ء) پریم کرن کا شعری مجموعہ ’زہراب‘(۲۰۱۱ء)شرن دت کے دو شعری مجموئے ’یہ شام تیرے نام ‘(۲۰۰۸ء)’نیند اپنی خواب کسی کے‘(۲۰۱۶ء)اتل اجنبی کا شعری مجموعہ’ بر وقت‘(۲۰۱۰ء) میں شائع ہوا۔لکشمنؔ دوبے کا شعری مجموعہ’یادوں کے بت خانے سے‘(۲۰۰۴ء) آغاؔز بلڈوانی جنکا حقیقی نام ڈاکٹرگنیش گائیکواڑ ہے آپ پیشہ کے اعتبار سے ایک کامیاب ڈاکٹر ہیں اور اردو غزل کی دنیا میں ایک کامیاب شاعر۔آپ کا پہلا مجموعہ کلام ’آغاز سفر‘جوغزلوں پر مشتمل ہے(۲۰۱۰ء) میں شائع ہوا۔

ڈاکٹر کیلاش گروسوامؔی کا شعری مجموعہ’درد کی خوشبو‘(۲۰۱۴ء) درشن دیال پرواؔز نور محلی کا شعری مجموعہ’ولولے‘(۲۰۰۳ء) ادھومہاجن بسمؔل کو اردو غزل پر ہی نہیں، نعت گوئی پر بھی مہارت حاصل ہے۔آپ بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں،غزلوں پر مشتمل جو کتابیں منظرِ عام پر آئی ہیں اُن میں ’دھوپ میں سایہ‘(۲۰۱۱ء)’غزل کے ساتھ‘(۲۰۱۳ء)’دست امکاں سے پرے‘(۲۰۱۹ء) شامل ہیں۔

اکیسویں صدی میں اردو غزل کا مطالعہ کرنے پر ایک بات واضح ہوجاتی ہے کے آج بھی روایتی انداز میں ہندوستان کی مشترکہ تہذیب میں اردو غزل رچی بسی ہے۔

کتابیات:

بنیادی ماخذ


| نام کتاب | مصنف | سن اشاعت |
|---|---|---|
| مقام اشاعت | | |
| قندیل ابھی روشن ہے | پی۔پی۔سریواستو رندؔ | (۲۰۱۴) |
| فائن آفسٹ ورکس، اردو بازار، دہلی | | |
| دیاساگر | سراؔج دہلوی | (۲۰۱۲ء) |
| گلستان پبلی کیشنز، کلکتہ | | |

دعا زمین		پروین کمار اشکؔ		(۲۰۰۹ء)
یونی ٹیک پبلی کیشنز، پنجاب
دست امکاں سے پرے		اُدھو مہاجن بسملؔ		(۲۰۱۹ء)
اسباق پبلیکیشنز، پونے
دھند میں اماں		وشال کُھلّرؔ		(۲۰۱۱ء)
انشا پبلی کیشنز، کلکتہ
مہکتے گل		روپ نرائن چاندانہ روپ		(۲۰۱۹ء)
مرکز فکروفن، دہلی
تنکے میں آشیانہ		اوم پربھاکر		(۲۰۰۷ء)
شب خون، کتاب گھر آلہ آباد

سانوی ماخذ:

اردو کے نان مسلم شعرا و ادیب (حصّہ اول) مُرتّبہ ڈاکٹر جگدیش مہتہ دردؔ
(۱۹۸۱ء)		حقیقت بیانی پبلیشر، نئی دہلی

☆☆☆